❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

سیرت حضرت سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا
(حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَالطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ (النور:27)

ترجمہ: پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ”سیرت حضرت سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا“

حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو، حضرت مصلح موعودؓ کی حرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی والدہ تھیں۔ حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا شمار لجنہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں ہوتا ہے۔ آپؓ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ آپؓ کی والدہ کا نام مراد بیگم صاحبہؓ تھا۔ والد صاحب کی طرف سے آپؓ کا شجرہ نسب حضرت ابو بکر صدیقؓ سے جا کر ملتا ہے۔ آپؓ کی کنیت 'اُمّ ناصر' تھی۔ آپؓ کے دادا خلیفہ حمید الدین صاحب اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالِم، متقی اور شاہی مسجد کے امام تھے جنہوں نے انجمن حمایت اسلام اور اسلامیہ سکول کی بنیاد ڈالی۔ اُن کو قرآن کریم سے بے انتہا محبت تھی لہٰذا خود بھی حافظ قرآن تھے اور اپنے تمام بیٹوں اور ایک بیٹی کو قرآن کریم حفظ کروایا۔ والدین نے آپؓ کا نام رشیدہ رکھا تھا لیکن شادی کے بعد حضرت اماں جانؓ نے آپؓ کو 'محمودہ' کے نام سے نوازا اور یوں حضرت مصلح موعودؓ کے نام کے ساتھ ملا دیا۔

گو دنیاوی لحاظ سے آپؓ نے کسی مدرسہ سے تعلیم حاصل نہ کی تھی لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی صحبت طیبہ اور تعلیم کے زیر اثر آپؓ کا وجود دینی تعلیم اور سلسلہ سے اخلاص میں ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔ آپؓ کو قرآن کریم اور دینی تعلیم پر عبور حاصل تھا چنانچہ حضرت اُمّ ناصر سیّدہ محمودہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا گھر بھی ایک درسگاہ تھا۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا درس دیتیں۔ سینکڑوں لڑکیوں نے آپ سے قرآن مجید پڑھا۔ آپ ”احمدی خاتون“ کے لیے مضامین بھی لکھتی تھیں۔ آپ وہ مبارک ہستی تھیں جن کو حضرت مسیح موعودؑ سے فیض تربیت حاصل ہوا۔ جسے حضرت مصلح موعودؓ نے مزید صیقل کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی اولاد کی ایسی تربیت فرمائی کہ ایک سے ایک روشن چاند ستاروں کی طرح چمکے ہیں۔

(محسنات مصنفہ بشریٰ بشیر صفحہ 48)

سامعین! 1895ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ کی عمر صرف 7 برس تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے باطنی اخلاص پر نظر کرتے ہوئے اُن کے نام اپنے ایک مکتوب میں اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اُن کی کسی لڑکی سے حضرت اقدسؑ کا کوئی بیٹا منسوب ہو۔ نیز فرمایا کہ ”اس خیال کو ابھی قابل ذکر نہ سمجھا جائے کہ خود بچے بہت کمسن ہیں، ابھی بلوغ تک زمانہ پڑا ہے، وہی ہو گا جو خدا کی طرف اور اس کی نظر میں پسندیدہ ہے۔“

اکتوبر 1903ء میں حضور علیہ السلام کے خیال نے عملی صورت اختیار کر لی اور حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ کی شادی حضرت مصلح موعودؓ سے ہو گئی۔ آپؓ جب بیاہ کر قادیان آئیں تو سب سے پہلے دروازے پر حضور علیہ السلام نے آگے بڑھ کر محبت سے آپؓ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ حضرت اماں جانؓ نے آپؓ کو پہلی رات اپنے ساتھ سلایا

کہ یہ بچی ہے اُداس ہو جائے گی۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اماں جانؓ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجھے اتنا پیار دیا اور میرا خیال رکھا کہ آپؓ کی محبت کی وجہ سے مَیں اپنا میکہ بھول گئی۔

(سیرت حضرت اماں جانؓ شائع شدہ خدام الاحمدیہ ربوہ صفحہ 47)

آپ رضی اللہ عنہا کے والدین بھی حضرت مسیح موعودؑ کی بہو ہونے کی وجہ سے آپؓ کی قدر کرتے تھے۔ آپؓ بیان کرتی ہیں کہ

"ابا جان (حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ۔ ناقل) نے اپنی اولاد کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیار کُوٹ کُوٹ کر ڈالا تھا اور جب مَیں بیاہ کر حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان میں گئی تو اکثر کہا کرتے تھے کہ بیٹی کے ناطے اسلام کی تعلیم کے مطابق آپ مجھے پیاری تو لگتی ہیں لیکن اب سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بہو ہونے کے ناطے آپ کا احترام مجھ پر واجب ہے۔"

(سیرت و سوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ از حنیف احمد محمود صفحہ 9)

سامعین! حضرت اُمّ ناصرؓ بیان فرماتی ہیں: کافی عرصہ تک میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تب میں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت صاحبؓ تشریف لائے ہیں اور مجھے اشارہ سے قریب بلایا اور اپنی جھولی سے مختلف قسم کے بہترین اور نہایت عمدہ پھل میری جھولی میں ڈال دیے ہیں۔ مجھے اس وقت خیال ہوا کہ خدا مجھے بے حد اولاد دے گا۔

آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں جن میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ (خلیفۃ المسیح الثالث)، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، صاحبزادہ مرزا منور احمد، صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد، صاحبزادہ مرزا انور احمد، صاحبزادہ مرزا اظہر احمد، صاحبزادہ مرزا رفیق احمد، صاحبزادی امۃ العزیز اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ (والدہ محترمہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) شامل ہیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حوالہ سے حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ اُمّ ناصر کے نام سے معروف ہوئیں۔

حضرت اقدسؑ کے متعدد الہامات آپؓ کے وجود سے پورے ہوئے۔ پیشگوئی تَریٰ نَسْلًا بَعِیْدًا بھی اس طرح پوری ہوئی کہ آپؓ کے ہاں پہلے بچے صاحبزادہ نصیر احمد کی ولادت حضورؑ کی زندگی میں ہو گئی تھی۔

میری	ہر	پیشگوئی	خود بنادی
تَریٰ	نَسْلًا	بَعِیْدًا	بھی دکھادی

اسی طرح پیشگوئی کے مطابق 'موعود نافلہ' یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی آپؓ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔

سامعین کرام! حضرت اُم ناصرؓ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ سب خاندان والوں سے حسب مراتب پیار و محبت کا سلوک کرتیں۔ شوہر کی مزاج شناس تھیں۔ وفا شعار اور خدمت کرنے والی بیوی تھیں۔ ہر چھوٹی بڑی ضرورت کا خیال رکھتیں جب آپ کو علم ہوا کہ آپ دوسری شادی کا ارادہ رکھتے ہیں تو صرف ایک فرمائش کی کہ آپ کے ذاتی کام صرف میں ہی کیا کروں گی۔ اپنے ہاں باری کے روز حضور کے لیے خود صفائی ستھرائی کا خیال رکھتیں حضورؓ کی پسند کا کھانا اہتمام سے بناتیں۔ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں:

"اپنے ہاتھ سے گوشت کی ایک ایک بوٹی دھوتیں۔ سبزی بھی خود ہی بناتیں اور خود ہی دھوتیں۔ اپنے سامنے انگیٹھی رکھوا کر خود تیار بھی کرتیں۔ جب آپ کی صحت ٹھیک تھی اس وقت باورچی خانے میں ہی جا کر تیار کرتیں حضرت ابا جان کو بھی امی جان کا کھانا بہت پسند تھا۔"

(سیرت و سوانح حضرت سیدہ ام ناصرؓ۔ شائع کردہ لجنہ اماء اللہ بھارت صفحہ 26)

حضرت مصلح موعودؓ کے لباس کا انتظام ہمیشہ آپؓ کے سپرد ہی رہا۔ اس اہم ذمہ داری کو آپؓ نے نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا جبکہ بعض اوقات آپؓ کی طبیعت خراب بھی ہوتی تھی لیکن اس سلسلہ میں حضورؓ کو کبھی کسی وقت بھی مشکل کا سامنا نہیں ہوا، نہ کبھی حضورؓ کو، آپؓ کو یاددہانی کروانی پڑی۔ پوری توجہ سے حضورؓ کے لباس کا خیال رکھتیں، دھوبی سے کپڑے دُھل کر آتے تو سب کو دیکھتیں اور بٹن وغیرہ درست کرتیں۔ حضورؓ کی پگڑیاں گھر پر ہی دھلواتی تھیں۔ حضورؓ عموماً رات بارہ بجے، کبھی ایک بجے دفتر سے آتے۔ آپؓ اس وقت تک جاگ رہی ہوتی تھیں۔ آپؓ ویسے بھی بہت کم سوتی تھیں، دوپہر کو لیٹی ہوتیں لیکن سوتے کبھی نہیں دیکھا۔

حضرت اماں جانؓ آپ سے بہت محبت کرتی تھیں۔ ساس بہو کے مثالی پیار سے بھی گھر میں سکون کی فضا رہتی۔ پہلے بچے کی وفات کے بعد جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پیدا ہوئے تو حضرت اماں جانؓ کی گود میں ڈال دیے۔ یہ آپس کی محبت کی ایک عمدہ مثال تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کسی نہ کسی خدمت کی بہت خواہش رہتی تھی، وضو فرمانے لگتے تو لوٹا اٹھا کر پانی ہی ڈالنے لگتیں۔

سامعین! آپؓ کو خدا تعالیٰ نے نمایاں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔ آپؓ لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر منتخب ہوئیں اور قریباً 36 سال اس عہدہ پر فائز رہیں۔ خلافت جوبلی کے موقع پر لوائے احمدیت کے سُوت کاتنے والی صحابیات میں آپؓ بھی شامل تھیں۔ 1914ء میں عورتوں کو تبلیغ کے لیے زنانہ دعوۃ الی الخیر فنڈ کی تحریک ہوئی۔ پہلی فہرست جو شائع ہوئی اس میں دوسرے نمبر پر آپؓ کا نام ہے۔ حضرت محمودہ بیگم صاحبہؓ کی عظیم الشان قربانی جو تاریخ احمدیت میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے وہ اخبار الفضل کے لئے اپنا زیور پیش کرنا ہے۔ اخبار الفضل کا اجرا 18 جون 1913ء کو ہوا۔ آپ خواتین میں علم پھیلانے کی اپنے شوہر کی لگن کو خوب سمجھتی تھیں۔ آپ نے اپنا گھر، اپنی صلاحیت، اپنا وقت سب کچھ وقف کر دیا اور مال تو بہت زیادہ قربان کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ، آپؓ کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح خدیجہؓ کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذموم تھا، اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم سلّمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیورات کو لے کر اسی وقت لاہور گیا اور پونے پانچ سو کے وہ دونوں کڑے فروخت ہوئے یہ ابتدائی سرمایہ الفضل کا تھا۔ الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا...اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جس سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا نیا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا...میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو مَیں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کونسا دروازہ کھولا جاتا اور جماعت میں روزمرہ بڑھنے والا فتنہ کس طرح دُور کیا جا سکتا“

(یاد ایام، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 369-370)

1953ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے خواتین کو اپنے ہاتھ کی کمائی سے زائد آمد پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپؓ نے اپنے ہاتھ سے ایک دوائی بنا کر فروخت کی اور اس کی آمد اشاعتِ اسلام کی خاطر پیش کر دی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ آپؓ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر یوں فرماتے ہیں کہ

”سیدہ اُمِّ ناصر صاحبہ نہایت ملنسار، سب کے ساتھ بڑی محبت اور کشادہ پیشانی سے ملنے والی، حقیقتاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے گھر کی رونق تھیں اور حضرت اماں جانؓ کی وفات کے بعد جماعت کی مستورات کا گویا وہی مرکز تھیں۔ بہت بے شر طبیعت پائی تھی۔ اُن کے وجود سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی اور ان کا وجود ساری عمر اس نوع کی معصومیت کا مرکز بنا رہا۔ نیکی اور تقویٰ میں بھی مرحومہ کا مقام بہت بلند تھا۔ حضورؓ کی طرف سے جو جیب خرچ آپ کو ملتا وہ سب چندہ میں دے دیتی تھیں اور اوّلین موصیوں میں سے تھیں۔ جب تک طاقت رہی باقاعدہ روزے رکھے بعد میں بہت التزام کے ساتھ فدیہ ادا کرتی رہیں۔ یہ انہی کی نیک تربیت کا اثر تھا اُن کی اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے نمازوں اور دعاؤں میں خاص شغف رکھتی ہے۔“

(سیرت و سوانح خاتون مبارکہ حضرت سیّدہ اُم ناصر صاحبہؓ از پروفیسر سیدہ نسیم صفحہ 47)

اللہ تعالیٰ سے آپؓ کا بہت محبت کا تعلق تھا۔ عبادت پورے انہماک سے کرتیں۔ وقت پر نماز ادا کرتیں، ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید کر کے پھر کسی سے بات کرتیں۔ آپؓ مستجاب الدعوات تھیں۔ اکثر ایسا ہوتا کہ اِدھر دعا کی اُدھر قبول ہو جاتی۔ ایک بار شدّت کی گرمی تھی۔ آپؓ صحن میں عصر کی نماز پڑھ چکیں تو اچانک ہوا چلنی شروع ہو گئی۔ فرمانے لگیں: سبحان اللہ! مَیں نے ابھی اللہ میاں سے دعا کی تھی کہ الٰہی! بڑی سخت گرمی ہے تُو ہوا بھیج دے سو اس نے فضل کر دیا۔ اس وقت اگر میں کوئی اَور دعا بھی کرتی تو وہ بھی قبول ہو جاتی۔ اس طرح آپؓ اپنی دعا کی قبولیت پر خوش ہو کر پھر خدا کے شکر اور تسبیح و تحمید میں مصروف ہو گئیں۔

(خدیجہ 2013ء شمارہ نمبر 1 صفحہ 218)

سامعین! حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ، حضرت اُمی جانؓ کا بہت خیال رکھتے تھے اور حضرت اُمی جانؓ کو بھی حضرت اقدسؑ سے بہت محبت تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی یاد میں کبھی کبھی گڑ والے چاول پکوا کر سب کو کھِلاتی تھیں۔ پارٹیشن کے بعد قادیان سے لاہور آئیں تو اپنے ساتھ حضرت مسیح

موعودؑ کے تبرکات خاص طور پر سنبھال کر لائیں۔ آپؓ کے پاس حضورؑ کا ایک چمچہ تھا جس سے حضورؑ دوائی پیا کرتے تھے۔ آپؓ فرماتیں کہ مجھے دیر سے اس بات کا خیال تھا کہ اگر میرا کوئی بیٹا ڈاکٹر بنا تو اسے دے دوں گی۔ خدا نے آپؓ کی یہ خواہش پوری کر دی اور آپؓ کے لڑکے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو ڈاکٹر بنا دیا اور اس طرح حضرت صاحبؑ کا یہ تبرک آپؓ نے ان کو دے دیا۔ آپؓ کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک قلم تھا۔ آپؓ اکثر اوقات فرماتی تھیں کہ قلم کے متعلق بھی مَیں سوچا کرتی تھی کہ اپنے کسی مبلغ بیٹے کو دوں گی۔ غالباً وہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو دیا۔

(سیرت و سوانح خاتون مبارکہ حضرت اُم ناصر صاحبہؓ از پروفیسر سیدہ نسیم سعید صفحہ 14)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے مزید بیان فرمایا:

"آپؓ اکثر حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ سر پر دوہرا دوپٹہ اوڑھے آتیں اور ہمیشہ حضورؑ کی خدمت کرنے کی کوشش میں رہتیں۔ اسی طرح ایک شام حضورؑ وضو فرمانے لگے تو میں نے لوٹا ہاتھ میں لیا کہ وضو کرواؤں، آپؓ آئیں اور نظریں جھکائے ہوئے بڑے ادب اور محبت سے لوٹا میرے ہاتھ سے لے کر حضورؑ کو وضو کروانے لگیں۔ ان دنوں کچھ لوگ اِدھر اُدھر سے ذکر کر رہے تھے کہ حضرت بھائی جان (یعنی حضرت مصلح موعودؓ) اَور شادی کریں گے۔ کچھ اس قسم کی خبر آپؓ تک پہنچی ہوئی تھی چنانچہ آپؓ افسردہ تھیں۔ جب آپؓ حضورؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھیں کہ حضورؑ نے بڑے پیار سے آپؓ کو دلاسا دیا اور فرمایا میری زندگی میں تم کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ چنانچہ وہ بات پوری ہوئی۔ شادیاں تو مقدر تھیں، ہو کر رہیں مگر حضرت اقدسؑ کی زندگی میں نہیں ہوئیں۔ حضرت اقدسؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ شادی نہیں کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ میری زندگی میں تم کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ حضورؑ کو علم تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ اَور شادیاں کریں گے اور آپؓ نے بھی محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اَور شادیاں کیں۔ آپؓ دن رات دین کی خدمت میں اتنے مصروف رہتے تھے کہ اس صورت میں جماعت کی مستورات کی تربیت کے لیے یہ بہت ضروری تھا اور یہ کہ جب آپؓ کی بیویاں وفات پا گئیں تو ان کے بچوں کی نگرانی کے لیے بھی بعض اوقات آپؓ کو شادیاں کرنی پڑیں۔

(ماخوذ سیرت و سوانح حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہؓ از پروفیسر سیدہ نسیم احمد صفحہ 11-12)

سامعین! آپؓ کی موجودگی میں حضرت مصلح موعودؓ نے متعدد شادیاں کیں۔ آپؓ نے آنے والی بیویوں کو بہنوں کی طرح رکھا۔ گھر کے ماحول کو پر سکون رکھنے میں ان کی فراست کا بڑا ہاتھ تھا۔ حضرت سارہ بیگم کا انتقال ہوا تو ان کے بچوں کو اپنے بچے سمجھا۔ انہیں محبت سے پالا۔ انہیں خوبیوں کی وجہ سے ان کا ایک مقام تھا۔ محترم مرزا حنیف احمد صاحب نے ایک انٹرویو میں بیان کیا کہ ہم مختلف ماؤں سے جو بہن بھائی تھے، ہمارا آپس میں محبت، عزت اور پیار کا رشتہ تھا۔ ہمیں سگے سوتیلے کے فرق کا کوئی علم نہ تھا۔ پھر حضرت اُم ناصر صاحبہؓ کی بہت تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہمیں بہت پیار دیا تھا۔ آپؓ نے حضرت سیّدہ سارہ بیگم صاحبہؓ کی صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی شادی بڑی محبت سے کی۔ حضورؓ کی باقی بیگمات کے ساتھ حضرت اُمّ ناصرؓ کا سلوک بہت اچھا تھا۔ حضرت سیدہ مہر آپا مرحومہ فرماتی ہیں:

حضرت سیدہ اُمّ ناصرؓ بہت اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک تھیں۔ میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا کرتی تھیں۔ جب کبھی میری طبیعت خراب ہوتی تو حال دریافت کرنے آتیں تو ہمیشہ یہ نصیحت کرتیں لڑکی اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔ دیکھو! ہم نے اپنی صحت کا خیال نہیں رکھا تو کیا حال ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں آپؓ کا ایک بڑا مقام تھا۔ ایک بار جب آپؓ کی طبیعت ناساز تھی اور آپؓ نچلی منزل میں واقع سٹور میں راشن تُلوا رہی تھیں تو ایک خادمہ نے پوچھا کہ حضورؓ کی اَور بھی ازواج ہیں کیا حضور آپ کا اسی طرح خیال رکھتے ہیں جیسے پہلے رکھتے تھے؟ آپؓ نے فوری طور پر جواب دینے کی بجائے خاموشی سے ایک لڑکی کو حضورؓ کی خدمت میں یہ پیغام دے کر بھجوا دیا کہ میری طبیعت خراب ہے۔ پیغام ملتے ہی حضورؓ فوراً آپؓ کے گھر آئے اور آپؓ کو تلاش کرتے نیچے سٹور تک پہنچ گئے اور فرمایا: "آپ کی طبیعت خراب ہے تو یہاں کیوں آئی ہیں، فوراً اوپر چلیں اور آرام کریں۔" خادمہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی تو آپؓ نے فرمایا: دیکھ لیا تم نے!

(خدیجہ 2013ء شمارہ نمبر 1 صفحہ 215-216)

آپؓ کو کبھی کسی کی شکایت کرتے نہیں سنا، کبھی کسی کے معاملہ میں مداخلت نہیں کی، نہ ہی تجسّس کی کوئی عادت تھی۔ آپؓ اپنے عزیزوں اور بہوؤں کے لیے دن رات دعائیں کرتیں۔ آپؓ کی زندگی میں چھ بہوئیں آچکی تھیں لیکن کبھی کسی پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا، نہ کسی کے گھر جا کر رہتیں، ملنے ضرور جاتیں۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیگم آپؓ کے گھر میں اوپر کی منزل میں رہتی تھیں۔ کھانے کے وقت آپؓ ان کو پیغام بھجواتیں اور وہ خوشی خوشی تیار ہو کر نیچے آجاتیں۔ سب اُن کے آنے پر کھانا شروع کرتے۔ حضرت اُم ناصرؓ ان کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی ہوتیں۔

آپ رضی اللہ عنہ حضرت اماں جانؓ کے بعد خواتین مبارکہ میں سب سے بڑی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے آپؓ کو بے حساب فضلوں سے نوازا تھا۔ جس دن آپؓ کے گھر حضرت مصلح موعودؓ کی باری ہوتی تھی تو اس دن خواتین اپنے مسائل لے کر آتی تھیں۔ آپؓ آنے والی خواتین کو کبھی منع نہیں فرماتیں تھیں کہ وقت بے وقت کیوں آ گئی ہو۔ آپؓ بہت شائستہ گفتگو کرتیں تھیں۔ اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی کوئی بات اچھی لگتی تو اُس کا ذکر بار بار کرتیں۔ آپؓ ایک سگھڑ خاتون تھیں۔ آپؓ کھانا ضائع نہیں ہونے دیتی تھیں۔ اس وقت فریج نہیں تھا، اس لیے بچا ہوا سالن پرات میں پانی ڈال کر اس میں رکھتیں اور دوسرے وقت گرم کرکے کھانے کے لیے رکھ دیتیں۔ سردیوں میں جب نیا گُڑ بنتا تو آپؓ بادام، کشمش، گری، مونگ پھلی اور گھی وغیرہ ڈلوا کر گُڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنوا کر رکھتیں۔ جلسہ سالانہ سے پہلے حضرت اُمِّ متین اور آپؓ گندم اُبال کر خشک کرکے بھنواتیں اور اُس میں گڑ میوہ جات ڈال کر لڈو بنوا کر رکھے جاتے اور اِس طرح جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خاطر تواضع کی جاتی۔ اس کے علاوہ بھی آپؓ مہمانوں کے لیے کچھ نہ کچھ تیار رکھتیں۔ جلسہ پر آپؓ کا گھر مہمانوں سے بھرا ہوتا۔

سامعین! حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ کی وفات 31 جولائی 1958ء کو ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ اُس وقت جابہ میں قیام فرما تھے جب حضورؓ کو حضرت سیدہؓ کی مری میں تشویشناک علالت کی اطلاع ملی۔ حضورؓ مری تشریف لے گئے لیکن حضورؓ کی تشریف آوری سے چند گھنٹے قبل ہی آپؓ کی وفات ہو چکی تھی۔ حضورؓ نے مری میں نماز جنازہ پڑھائی اور پھر جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں حضورؓ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ کو حضرت اماں جانؓ کے مزار کے قرب میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہا کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو کی حیثیت سے تقریباً چھ سال حضور علیہ السلام کے قرب سے فیضیاب ہوئیں اور آپؓ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تقریباً چھپن سال گزارنے کا موقع ملا۔

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لا جواب ہو جائے
قربِ رحمت مآب حاصل ہو
وصلِ عالی جناب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡